



# عام مسلمانوں کے لیے ضروری اسباق

# فروخت ممنوع

عام مسلمانوں کے لیے ضروری اساق	:	نام کتاب
شیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز	:	تألیف
محمد شریف بن محمد شہاب الدین	:	ترجمہ
ابوالمکرم بن عبدالجلیل	:	تحصیح / نظر ثانی
شیعیم احمد عبدالحکیم مدنی	:	تقديم / تخرج

40	:	صفحات
2000	:	تعداد اشاعت
ستمبر 2013	:	تاریخ اشاعت

دارالحیر، 5۔ لیک پلازہ، کوسہ، ممبرا	:	ناشر
09594690742	:	رابطہ

# فہرست عنوانوں

5	پیش لفظ
8	مقدمہ مؤلف
9	سبق (1) ارکان اسلام
11	سبق (2) ارکان ایمان
11	سبق (3) توحید کی قسمیں
18	سبق (4) رکن احسان
18	سبق (5) قرآن کریم کی تعییم
18	سبق (6) نماز کی شرائط
19	سبق (7) نماز کے ارکان
19	سبق (8) نماز کے واجبات
20	سبق (9) تشهد کا بیان
22	سبق (10) نماز کی سنتیں
23	سبق (11) مفسدات نماز
24	سبق (12) وضو کے شرائط
24	سبق (13) وضو کے فرائض
25	سبق (14) وضو کے نواقف
26	سبق (15) مسلمان کے لیے شرعی اخلاق
27	سبق (16) اسلامی آداب
27	سبق (17) شرک اور دیگر گناہوں سے خبردار رہنا
28	سبق (18) جنازہ کی تیاری اور اس کی نماز

## پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والعقاب للمتقين  
ولا عدوان إلا على الظالمين والصلة والسلام على  
نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين إلى يوم الدين وبعد  
اللهم تعالى نے تمام انس وجن کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا اور اسی  
عظیم مقصد کی خاطر ان کو وجود بخشنا اور ظاہری بات ہے کہ ایک انسان اس  
وقت تک اللهم تعالیٰ کی عبادت صحیح طریقہ پر نہیں ادا کر سکتا ہے جب تک کہ  
اسے دین اسلام کے اساسیات و مبادیات کی معرفت نہ ہو۔ شیخ الاسلام محمد  
بن عبد الوہاب رحمہ اللہ اپنی کتاب (الاصول الثلاثة) میں بیان  
فرماتے ہیں: ”چار ایسے مسائل ہیں جن کی معرفت ہم (کلمہ گوانسانوں)  
پر واجب ہے اس میں سے ایک دین اسلام کی معرفت ہے۔“

چنانچہ اگر غور کیا چاہئے تو یہ چیز ہمارے سامنے عیاں ہو جاتی ہے کہ ایک  
انسان حقیقی معنوں میں کیسے مسلمان ہو سکتا ہے اور وہ اپنے آپ کو مسلمان  
ہونے کا کیسے حق رکھ سکتا ہے جسے اركان اسلام، اركان ایمان، احکام

طہارت، اسلامی اخلاق و آداب، محرمات و منہیات اور دیگر اہم امور کی معرفت نہ ہو جکہ وہ اس کے بالمقابل دنیاوی امور میں کافی مہارت رکھتا ہو، جس کے حصول کے لیے کافی جد و جہد کرتا ہو جکہ ایک وقت آئے گا کہ جب وہ ان تمام چیزوں کو داد مفارقت دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گا اور اس کے ساتھ اگر کوئی چیز جائے گی تو اس کا اچھا یا برا عمل ہو گا۔

عن أنس رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يتبع الميت ثلاثة: أهله و ماله و عمله، فيرجع إثنان و يبقى واحد: يرجع أهله و ماله و يبقى عمله  
 (صحیح بخاری: 6514، صحیح مسلم: 7613)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں، اس کے گھروالے، اس کا مال، (غلام وغیرہ) اور اس کا عمل، پس دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہے، اس کے گھروالے اور اس کا مال (غلام وغیرہ) واپس آ جاتے ہیں اور اس کا (اچھا یا برا) عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔

لیکن افسوس اور صد افسوس کہ انسان اس کے باوجود اپنی پوری صلاحیت دار فانی اور اس کی فانی نعمتوں کے حصول میں لگا کر ضائع کر دیتا

ہے اور جو اعمال صالحہ آخرت کے دن اس کے کام آنے والے ہیں، قبر کے تاریک اور اندر ہیرے گڑھے میں نور بن سکتے ہیں، عذاب قبر و عذاب جہنم سے ذریعہ نجات بن سکتے ہیں۔ ان اعمال کی ادا یتیگی میں سستی و کاہلی بر تاتا ہے بلکہ ان اعمال کو کیسے ادا کیا جائے ان کی معرفت کی کوشش بھی نہیں کرتا جبکہ ایک مومن کے لیے یہ باعث شرم اور معیوب چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام لوگوں کی اصلاح فرمائے۔ آمین

قارئین کرام! زیر نظر کتاب (عام مسلمانوں کے لیے چند اہم اسماق) سماحت اشیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ (سابق مفتی مملکت سعودیہ عربیہ) کی وہ تالیف ہے جس میں شیخ موصوف نے ان تمام اہم اور بنیادی امور کا ذکر کر دیا ہے جن کا تعلق دین اسلام سے ہے جو ہر عام و خاص کے لیے بہت ہی مفید اور سودمند ہیں، اللہ تعالیٰ شیخ کی مغفرت فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام مرحمت فرمائے۔

توفیق رب العالمین کے بعد میں بے حد محمنون و مشکور ہوں ان تمام اخوان کا جن کا اس کتاب کی طباعت میں اہم رول رہا ہے خصوصاً فضیلۃ الشیخ مساعد الحرمی حفظہ اللہ کا جن کی پیغم کوشش اور خصوصی توجہ سلف صالحین، علماء ربانیین کے مؤلفات کے نشر کرنے پر مرکوز ہوتی ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ

تعالیٰ انھیں اجر عظیم سے نوازتے ہوئے ان کے عزائم میں مزید پختگی عطا فرمائے اور ہم تمام لوگوں کے قول و عمل میں قوت اخلاص پیدا فرمائے۔

إِنَّهُ وَلِيَ ذَلِكَ وَالْقَادِرُ عَلَيْهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ مُجِيبٌ  
وَصَلِيَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

شوال 1434 / 3 ستمبر 2013

أبوسعود شیمیم احمد عبد الحليم سلفی مدنی  
(دار الخیر کوسہ ممبرا۔ بومبائی، الہند)

abo-souad@hotmail.com

## مقدمہ مؤلف

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، وصلى الله  
 وسلم على عبده ورسوله نبينا محمد و على آله واصحابه  
 اجمعين۔

عام مسلمانوں کے لیے دین اسلام سے متعلق جن باتوں کا جانتا  
 ضروری ہے انھیں کے سلسلہ میں میں نے یہ چند مختصر کلمات مرتب کیے ہیں،  
 جن کا نام "عام مسلمان کے لیے ضروری اسماق" رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے میں دعا گو ہوں کہ وہ اس رسالہ کو مسلمانوں کے لیے  
 فائدہ مند بنائے اور میری یہ کوشش قبول فرمائے۔ انه جو اد کریم

شیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز

# عام مسلمانوں کے لیے ضروری اس باق سبق (1)

اسلام کے پانچوں اركان کا بیان کرنا اور ان میں سب سے پہلا اور اہم رکن "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی، اس کے معانی کی تشریح اور شرائط کی وضاحت کے ساتھ گواہی دینا ہے، یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ سلام اللہ کے رسول ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ان سارے معبودوں کی نفی ہے جن کی اللہ کو چھوڑ کر پرستش کی جاتی ہے اور "لَا إِلَهَ" صرف ایک اللہ کی عبادت کا اقرار ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی شرائط حسب ذیل ہیں:

- (1) علم جو جہالت کے منافی ہو (2) یقین جو شک کے منافی ہو
- (3) اخلاص جو شرک کے منافی ہو (4) سچائی جو جھوٹ کے منافی ہو
- (5) محبت جو نفرت کے منافی ہو (6) اطاعت جو نافرمانی کے منافی ہو
- (7) قبولیت جو انکار کے منافی ہو (8) انکار ان سارے معبودوں کا جن کی اللہ کو چھوڑ کر پرستش کی جاتی ہے۔

اور یہ سب باتیں حسب ذیل دو شعروں میں جمع کردی گئی ہیں:

علم یقین و اخلاص و صدقہ مع محبة و انقياد والقبول لها	روزید ثامنها الکفران منک بما
---	------------------------------

تشریح: علم، یقین، اخلاص اور سچائی نیز محبت و اطاعت اور ان کی قبولیت اور آٹھویں بات کا اضافہ کیا گیا ہے تیرا انکار ان ساری چیزوں کا جن کو اللہ کے سوا پوچھا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی "محمد رسول اللہ" کی گواہی کا مطلب اور اس کے تقاضے بیان کیے جائیں جو حسب ذیل ہیں:

(1) رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کو سچا جانا (2) جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا (3) جن کاموں سے روکا ہے ان سے باز رہنا (4) اللہ کی عبادت اس طریقہ پر اور انہی افعال کے ذریعہ کی جائے جو اللہ اور اس کے رسول نے مشرع فرمائے ہیں۔

اس اہم ترین رکن کی وضاحت کے بعد اسلام کے باقی اركان بیان کیے جائیں جو حسب ذیل ہیں:

(1) نماز ادا کرنا (2) زکوٰۃ دینا (3) رمضان کے روزے رکھنا

(4) استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔

سبق(2)

## ارکان ایمان

ارکان ایمان چھ ہیں:

(1) اللہ پر ایمان لانا (2) فرشتوں پر ایمان لانا (3) کتابوں پر ایمان لانا (4) رسولوں پر ایمان لانا (5) روز آخرت پر ایمان لانا (6) اس بات پر ایمان لانا کہ بری بھلی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔

سبق(3)

## توحید کی قسمیں

توحید کی تین قسمیں ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

(1) توحید ربویت (2) توحید الوہیت (3) توحید اسماء و صفات

توحید ربویت:

اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و متصرف ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

توحید الوہیت:

اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، عبادت میں

کوئی اس کا شریک نہیں، اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا مطلب بھی یہی ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اس لیے نماز، روزہ اور ہر قسم کی عبادت صرف اللہ واحد کے لیے کی جائے گی، اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے عبادت کا ایک معمولی حصہ بھی کرنا جائز نہیں۔ اور توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ قرآن کریم اور حادیث صحیح میں اللہ تعالیٰ کے جو اسماء و صفات بیان کیے گئے ہیں ان پر ایمان لا یا جائے اور انھیں اللہ کے لیے اللہ کے شایان ثابت کیا جائے، باس طور کہ ان اسماء و صفات کے معانی میں کوئی تحریف نہ کی جائے، انھیں بے معنی نہ کیا جائے، ان میں اللہ کے لیے کیفیت نہ بیان کی جائے اور نہ ہی مخلوق سے تشبیہ دی جائے، جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

**قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ / اللَّهُ الصَّمَدُ / لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ / وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ** (سورہ اخلاص)

کہوا اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا، اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:

**لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ** (سورہ شوری: 11)  
اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں، اور نہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

بعض اہل علم نے توحید کی صرف دو قسمیں کی ہیں، اور توحید اسماء

وصفات کو توحید ربو بیت میں شامل مانا ہے، اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں،  
کیونکہ دونوں تقسیم کی صورت میں مقصد واضح ہے۔

اور شرک کے اقسام بھی تین ہیں:

(1) شرک اکبر (2) شرک اصغر (3) شرک خفی

شرک اکبر، عمل کے اکارت ہو جانے اور جہنم میں دائمی عذاب کا  
موجب ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْا أَشَرَّ كُوَّالَحِبْطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورہ انعام: 88)

اور اگر انہوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کے اعمال اکارت جاتے جو  
انہوں نے کیے تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمِرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ  
عَلَى أَنفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولَئِكَ حِبْطُ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ  
هُمْ خَالِدُونَ (سورہ توبہ: 17)

مشرکوں کا یہ کام نہیں (اس کے لاکن نہیں) کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد  
کریں حالانکہ وہ اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال  
اکارت ہو گئے اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور پھر جو اس حالت میں مرے گا اللہ اس کو ہرگز معاف نہیں کرے گا  
اور اس پر جنت حرام ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشَرِّكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (سورہ نساء: 48)

بلاشبہ اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے  
اور اس کے سوا (گناہ) جس کے چاہے معاف کر دیتا ہے۔

نیز اللہ سبحانہ نے فرمایا:

إِنَّهُ مَنْ يُشَرِّكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا أُولَئِكَ  
النَّارُ وَمَا إِلَّا طَالِبُ الْمُبَيِّنِ مِنْ أَنْصَارٍ (سورہ مائدہ: 72)

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی  
ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

مردوں اور بتوں کو پکارنا اور ان سے فریاد کرنا اور ان کی نذر مانا اور ان  
کے لیے جانور ذبح کرنا بھی شرک اکبر کی قسموں میں سے ہے۔

شرک اصغر وہ ہے جس کا شرک ہونا کتاب و سنت کی نصوص سے ثابت  
ہو لیکن شرک اکبر کی قسم سے نہ ہو، جیسے کسی عمل میں "ریا" کا پایا جانا، یا غیر  
اللہ کی قسم کھانا، یا یوں کہنا "اللہ جو چاہے اور فلاں چاہے، وغیرہ چنانچہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

**آخوْفَ مَا آخَافُ عَلَيْكُمُ الشَّرُّ كُلُّ أَصْغَرُ فَسْعَلَ عَنْهُ فَقَالَ "أَلِرِيَاءُ"** (1)

سب سے زیادہ خطرناک بات جس سے میں تمہارے حق میں ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے، جب اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ "ریا کاری" ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور نبیقی نے محمود بن لبید انصاری سے بہترین سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نیز طبرانی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رافع بن خدیج اور ان سے محمود بن لبید انصاری کی روایت کو کئی عمدہ سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اس کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

**مَنْ حَلَّفَ بِشَيْءٍ دُونَ اللَّهِ فَقَدْ أَشَرَكَ** (2)

جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔

(1) مسند احمد: 5/429، حدیث: 23686

رشعب الایمان: 9/155، حدیث: 6412

امعجم الکبیر: 4/253، حدیث: 4301

علامہ البانی نے 'صحیح الترغیب والترھیب' میں صحیح کہا ہے: 1/8، حدیث: 32

(2) مسند احمد: 1/340، حدیث: 336

اس حدیث کو امام احمد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقُدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ<sup>(1)</sup>  
جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو یقیناً اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ (شک راوی)

اور ابو داؤد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل ارشاد کو حضرت خذیلہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ  
اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ<sup>(2)</sup>

تم مت کہو" اللہ جو چاہے اور فلاں چاہے، لیکن (یوں) کہو" جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔

(1) سنن ابی داؤد۔ حدیث: 3253 (علامہ البانی نے صحیح سنن ابی داؤد میں صحیح قرار دیا ہے: 7/251، حدیث: 3251)  
سنن ترمذی۔ حدیث: 1620

(2) سنن ابی داؤد۔ حدیث: 4982 (علامہ البانی نے سلسلہ صحیح: 1/263 میں صحیح کہا ہے۔)

شرک اصغر کی یہ قسم اگرچہ ارتداد اور جہنم میں ہمیشگی کی موجب نہیں ہوتی لیکن کمال توحید کے خلاف ہے۔

تیسرا قسم "شرک خفی" ہے، اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

الَّا أُخِدْرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا يُنذِّرُ مِنَ الْمَسِيحَ  
الَّذِي جَاءَكُمْ مِّنْ أَنفُسِكُمْ وَإِنَّهُ عَلَيْهِ مَا أَنْهَا كُلُّ أُنْجَلٍ  
فَإِنَّمَا يُنذِّرُ مِنْ نَّارٍ مَّا يَرَى مِنْ نَّارٍ إِنَّمَا يُنذِّرُ مِنْ نَّارٍ  
الَّذِي جَاءَكُمْ مِّنْ أَنفُسِكُمْ وَإِنَّهُ عَلَيْهِ مَا أَنْهَا كُلُّ أُنْجَلٍ (۱)

کیا میں تمھیں نہ بتاؤں وہ بات جو میرے نزدیک تمہارے لیے مجھ  
دجال سے زیادہ خطرناک ہے، لوگوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول، تو  
آپ نے فرمایا، وہ شرک خفی ہے، آدمی کھڑا ہوتا ہے کہ نماز پڑھتے تو کسی کو  
اپنی طرف دیکھتا پا کر، اپنی نماز کو سنوارتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی  
روایت سے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔

شرک کو صرف دو قسموں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(1) شرک اکبر (2) شرک اصغر، اور تیسرا قسم شرک خفی وہ ان دونوں  
میں شامل ہے۔ چنانچہ منافقین کا شرک شرک اکبر میں شمار ہوگا کیونکہ یہ لوگ

(1) مسند احمد: 88/24، حدیث: 11007 (علامہ البانی نے اسے مشکاة المصابح:  
156/3 میں حسن کہا ہے)

اپنے باطل عقائد کو چھپاتے اور اسلام کا محض دکھاوے کے لیے اور اپنی جانوں کے خوف سے اظہار کرتے تھے، اور اسی طرح "ریا" کا شرک اصغر میں شمار ہو گا جیسا کہ محمود بن لبید انصاری کی مذکورہ صدر حدیث میں آیا ہے۔ اور اللہ ہی تو فیق دینے والا ہے۔

#### سبق(4)

### رکن احسان

احسان یہ ہے کہ آپ اللہ کی عبادت کریں تو یوں سمجھیں کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، اور اگر آپ اسے نہیں دیکھ رہے ہیں تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ (۱)

#### سبق(5)

سورہ فاتحہ اور سورہ زلزال تا سورہ ناس میں سے جس قدر ہو سکے چھوٹی سورتیں سمجھانا، پڑھانا اور پڑھائی درست کرانا، حفظ کرانا نیز ان باتوں کی تشریح کرنا جن کا سمجھنا ضروری ہو۔

#### سبق(6)

### نماز کی شرائط

نماز کی شرائط نو ہیں:

- (1) اسلام (2) عقل (3) تمیز (4) باوضو ہونا (5) حقیقی نجاست دور کرنا
- (6) شرم گاہ کو چھپانا (7) وقت کا داخل ہونا (8) قبلہ رخ ہونا (9) نیت۔ (1)

**سبق (7)**

## نماز کے اركان

نماز کے اركان چودہ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

- (1) قدرت ہو تو کھڑے ہونا (2) تکبیر تحریمہ (3) سورہ فاتحہ پڑھنا
- (4) رکوع (5) رکوع کے بعد قومہ میں ٹھیک سے کھڑے ہونا (6) سات اعضاء پر سجدہ کرنا (7) سجدہ سے سراٹھانا (8) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (9) تمام افعال میں اطمینان ہونا (10) اركان میں ترتیب ہونا (11) آخری تشهد (12) تشهد کے لیے بیٹھنا (13) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا (14) دونوں جانب سلام پھیرنا۔

**سبق (8)**

## نماز کے واجبات

نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

- 
- (1) تکبیر تحریمہ کے بعد والی تمام تکبیرات (2) امام اور منفرد کا "سمع اللہ"
  - (1) نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زبانی نیت ثابت نہیں ہے۔

"لَمْنَ حَمْدَه" کہنا (3) سب کا "رَبُّنَا وَلَكَ الْحَمْد" (4) رکوع میں "سَجَانَ رَبِّي  
الْعَظِيمُ" کہنا (5) سجدہ میں "سَجَانَ رَبِّ الْأَعْلَى" کہنا (6) دونوں سجدوں کے  
درمیان "رَبُّ اغْفِرْتِي" کہنا (7) تشهید اول (8) تشهید اول کے لیے بیٹھنا۔

سبق (9)

## تشہید کا بیان

تشہید درج ذیل ہے:

الْتَّحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالظِّيَّبَاتُ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ  
آيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّ كَاتُهُ الْسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ  
اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهُدُ أَنَّ مُحَمَّداً  
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تمام تعریفیں اور دعائیں (عبادتیں) اور پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہوا آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ أَلِإِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ حَمِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَلِيٰ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ أَلِ  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ حَمِيدٌ

اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر رحمت نازل فرماجیسا کہ تو نے رحمت نازل  
فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگ ہے،  
اور برکت نازل فرم محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی  
ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگ ہے۔  
اور پھر آخری تہشید میں عذاب جہنم اور عذاب قبر اور زندگی اور موت  
کے فتنہ اور سیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ  
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ  
الدَّجَالِ

اور پھر جو دعا پسند ہو پڑھے اور بطور خاص حسب ذیل ادعیہ ما ثورہ پڑھے:

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَىٰ ذُكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ -  
اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمَتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبُ إِلَّا  
أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ  
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

اے اللہ اپنے ذکر اور شکر اور اپنی بہترین عبادت کے لیے میری مدد فرم۔ اے اللہ میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرے گا پس تو اپنی مہربانی سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرم، بے شک تو ہی معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

سبق (10)

## نماز کی سنتیں

من جملہ ان کے چند درج ذیل ہیں:

- (1) دعاء شنا پڑھنا (2) حالت قیام میں رکوع سے پہلے ہو یا رکوع کے بعد، سینہ کے اوپر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا باعین ہاتھ کی پشت پر رکھنا
- (3) تکبیر تحریمہ اور رکوع کے لیے جھکتے وقت اور رکوع سے سراٹھاتے وقت اور تشهد اول سے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت، دونوں ہاتھوں کو انگلیاں ملائے ہوئے شانوں یا کانوں کے مقابل تک اٹھانا
- (4) رکوع اور سجدہ میں تسبیح کا ایک سے زیادہ دفعہ پڑھنا (5) دونوں سجدوں کے درمیان دعاء مغفرت کا ایک سے زیادہ دفعہ پڑھنا
- (6) حالت رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا (7) سجدہ میں بازوں کو پہلووں سے اور پیٹ کورانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھنا

(8) سجدہ میں دونوں ہاتھوں کو زمین سے اٹھائے رکھنا (9) تشهد اول میں اور دونوں سجدوں کے درمیان نمازی کا باعثیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داعیں پیر کو کھڑا کرنا (10) تین اور چار رکعت والی نماز ہوتا آخری تشهد میں تو رک کرنا یعنی داعیں پیر کو کھڑا کر کے اس کے نیچے سے باعثیں پیر کو نکال کر اور باعثیں کو لھے کو زمین پر رکھ کر بیٹھنا (11) تشهد اول میں درود پڑھنا (12) آخری تشهد میں دعا پڑھنا (13) نماز فجر میں، نماز جمعہ میں، نماز عیدین میں، نماز استسقاء میں اور نماز مغرب و نماز عشاء کی ابتدائی دو رکعتوں میں قراءت میں جھر کرنا (14) نماز ظہر و نماز عصر میں اور نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء کی آخری دور رکعتوں میں قراءت آہستہ کرنا (15) سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن سے کچھ اور پڑھنا۔

ان بیان کردہ سنتوں کے علاوہ نماز میں دوسری سنتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ مثال کے طور پر رکوع سے سراٹھانے کے بعد امام، مقتدی اور منفرد کا "ربنا ولک الحمد" سے زیادہ پڑھنا، یا رکوع میں دونوں ہاتھوں کا گھٹنوں پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھوں کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔

سبق (11)

## مفسدات نماز

مفسدات نماز آٹھ ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

(1) نماز میں جان بوجھ کر بات کرنا، البتہ بھولے سے یانا واقفیت کی بنا پر بات کرنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی (2) ہنسنا (3) کھانا (4) پینا (5) شرمگاہ کا ظاہر ہونا (6) قبلہ کی طرف سے زیادہ پلٹ جانا (7) نماز میں لگا تار غیر متعلق افعال کرنا (وضو ٹوٹ جانا۔

سبق (12)

## وضو کے شرائط

وضو کے شرائط دس ہیں:

(1) اسلام (2) عقل (3) تمیز (4) نیت (5) اختتام تک وضو کے توڑنے کی نیت نہ کرنا (6) سبب وضو کا ختم ہو جانا (7) وضو سے پہلے پانی، پتھر ڈھیلے وغیرہ سے پا کی حاصل کر لینا (8) پانی کا پاک اور مباح ہونا (9) جلد تک پانی کے پہنچنے میں حائل رکاوٹ کو دور کرنا (10) ایسے شخص کے لیے نماز کا وقت داخل ہو جانا جس کی ناپاکی دائی ہو۔

سبق (13)

## وضو کے فرائض

وضو کے فرائض چھ ہیں:

(1) چہرہ دھونا جس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا شامل ہے

(2) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (3) پورے سر کا کانوں سمیت مسح کرنا (4) دونوں پیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا (5) ترتیب (6) پے در پے دھونا۔ چہرہ، ہاتھوں اور پیروں کا تین تین بار دھونا مستحب ہے، اسی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا بھی، یعنی یہ سارے کام تین تین بار کیے جائیں گے، لیکن فرض صرف ایک بار کرنا ہے، البتہ سر کا مسح صرف ایک بار کیا جائے گا، جیسا کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔

سبق (14)

## وضو کے نواقف

وضو کے نواقف چھ ہیں:

(1) دونوں راہوں (اُگلی، پچھلی) سے نکلنے والی نجاست (2) جسم سے نکلنے والی سخت نجاست (3) نیند یا کسی وجہ سے ہوش چلا جانا (4) اُگلی یا پچھلی شرمگاہ کو بغیر حائل کے ہاتھ سے چھونا (5) اونٹ کا گوشت کھانا (6) اسلام سے پھر جانا۔

**نوٹ:** جہاں تک میت کو غسل دینے کا تعلق ہے، صحیح یہ ہے کہ اس کی وجہ سے غسل دینے والے کا وضو نہیں ٹوٹا کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے، البتہ اگر غسل دینے والے کا ہاتھ میت کی شرمگاہ

کو بغیر حائل کے چھو جائے تو اس پر وضو کرنا واجب ہے، غسل دینے والے پر واجب ہے کہ وہ میت کی شرمگاہ کو بغیر کسی حائل کے ہاتھ نہ لگائے۔ اسی طرح عورت کو چھولینا بھی علماء کے صحیح تر قول کے مطابق مطلق ناقض وضو نہیں ہے، چاہے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت، جب تک کہ اس سے کوئی چیز نہ نکلے، اس لیے کہ نبی ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا بوسہ لیا اور وضو کے بغیر نماز پڑھی ہے، جہاں تک سورہ نساء اور سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد (امْسَمُ النَّسَاءِ) (یا تم نے عورتوں کو چھولیا ہو) کا تعلق ہے علماء کے صحیح تر قول کے مطابق اس سے جماع مراد ہے، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کا یہی قول ہے۔

سبق (15)

## مسلمان کے لیے شرعی اخلاق

من جملہ ان کے چند حسب ذیل ہیں:

- (1) سچائی (2) امانت (3) پاکبازی (4) شرم و حیا (5) شجاعت
- (6) سخاوت (7) وفاداری (8) ہر اس چیز سے دور رہنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے (9) بہتر ہمسایگی (10) ضرورت مند کی حسب استطاعت مدد کرنا اور دیگروہ اخلاق جن کا شرعی ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے۔

سبق(16)

## اسلامی آداب

من جملہ ان کے چند حسب ذیل ہیں:

- (1) سلام کرنا (2) خندہ پیشانی سے ملنا (3) دائیں ہاتھ سے کھانا پینا
  - (4) کھانا شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ" اور فارغ ہونے کے بعد "الحمد للہ" پڑھنا
  - (5) چھینک آنے کے بعد "الحمد للہ" کہنا (6) چھیننے والا "الحمد للہ" کہے تو اس کا جواب دینا (7) گھر یا مسجد میں داخل ہونے یا نکلنے کے
  - (8) سفر کے (9) والدین (10) رشتہ داروں (11) پڑوسیوں
  - (12) بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ برتاو میں شرعی آداب کا خیال رکھنا
  - (13) لڑکے، لڑکی کی پیدائش پر مبارک باد دینا (14) شادی کے موقع پر برکت کی دعا کرنا (15) مصیبت زدہ شخص کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا۔
- ان کے علاوہ دیگر اسلامی آداب مثلاً کپڑے پہننے اور اتارنے، جوتے پہننے اور نکالنے وغیرہ کے آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

سبق(17)

## شرک اور دیگر گناہوں سے خبردار رہنا

من جملہ ان کے چند حسب ذیل ہیں:

(1) سات تباہ کن باتیں جو درج ذیل ہیں:

- (1) اللہ کے ساتھ شرک (ب) جادو (ج) کسی ایسے آدمی کی جان لینا جس کو اللہ نے حرام کیا ہو (د) یتیم کا مال کھانا (ه) سود کھانا (و) میدان جنگ سے فرار ہونا (ز) بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔
- (2) والدین کی نافرمانی (3) رشته داروں کے ساتھ بدسلوکی
- (4) جھوٹی گواہی (5) جھوٹی قسمیں کھانا (6) پڑوسی کو تکلیف دینا
- (7) جان و مال اور عزت وغیرہ کے معاملات میں لوگوں کے ساتھ نا انصافی کرنا (8) نشہ آور چیزیں استعمال کرنا (9) جو اکھیلنا (10) غیبت
- (11) چغل خوری وغیرہ جس سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ہے۔

سبق (18)

## جنائزہ کی تیاری اور اس کی نماز

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) لا الہ الا اللہ کی تلقین:

جب کسی شخص پر موت کے آثار ظاہر ہو جائیں تو اسے "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرنی چاہیے، صحیح مسلم کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 لَقِنُّوا مَوْتًا كُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (صحیح مسلم - حدیث: 2162)

تم اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

اس حدیث میں مردوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔

(2) جنازہ کی تیاری:

جب کسی کی موت کا یقین ہو جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں (1) جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

(3) میت کو غسل دینا:

مرنے والا اگر مسلمان ہے تو اسے غسل دینا واجب ہے، لیکن اگر وہ جنگ میں شہید ہوا ہے تو اسے غسل دیا جائے گا اور نہ اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی، بلکہ انھیں کپڑوں میں اسے دفن کیا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احمد کونہ تو غسل دیا تھا، اور نہ ہی ان پر جنازہ کی نماز پڑھی تھی۔

(4) میت کو غسل دینے وقت اس کی شرمگاہ کو چھپایا جائے اور اس کو کسی قدر اٹھایا جائے اور اس کے پیٹ کو نرمی سے دبایا جائے، پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا یا اسی قسم کی کوئی چیز لپیٹ لے اور اس کی نجاست

دھوڈے، پھر اس کو نماز کا وضو کرائے اور اس کا سر اور داڑھی پانی اور بیری یا اسی قسم کی کسی اور چیز سے دھوڈالے اور پھر اس کے دائیں اور بائیں پہلووں کو دھوئے اور اسی طرح دوسری اور پھر تیسری دفعہ دھوئے اور ہر دفعہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور اگر کوئی چیز نکلے تو اس کو دھوڈے اور اس کی جگہ روئی وغیرہ رکھ دے، اور اگر نجاست کا نکلنابند نہ ہو تو خالص نرم مٹی یا عصری طبی ذرا لع مثلاً پلاسٹر، ٹیپ وغیرہ سے اس کو بند کر دے، اور پھر میت کو دوبارہ وضو کرائے، اور اگر تین مرتبہ کے عمل سے پاک نہ ہو تو پانچ یا سات دفعہ ایسا ہی عمل کرے اور کپڑے سے تری کو خشک کرے اور سجدہ کی جگہوں اور جوڑوں پر خوشبو لوگائے اور اگر سارے جسم کو خوشبو لوگائی جائے تو بہتر ہے، اور کفن کو خوشبو دار دھواں دیا جائے، اگر موچھے یا ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو ان کو کتر دیا جائے لیکن بالوں میں کنگھی نہ کی جائے، زیر ناف کے بال نہ مونڈے جائیں اور ختنہ نہ کیا جائے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنائیں کہ اس کی پشت پر چھوڑ دی جائیں۔

(5) میت کو کفن دینا:

افضل یہ ہے کہ مرد کو تین سفید کپڑوں میں کفنا یا جائے، اس میں تمیص

اور عمامہ نہیں ہوگا، ان کپڑوں میں میت کو اچھی طرح لپیٹ دیا جائے اور اگر تہ بند، قمیص اور چادر میں کفنا یا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنا یا جائے: (1) کرتا (2) اوڑھنی (3) تہ

بند (4) و (5) دو چادریں

چھوٹے بچہ کو ایک تین کپڑوں میں کفنا یا جاسکتا ہے اور چھوٹی بچی کو ایک قمیص اور دو چادروں میں کفنا یا جائے۔

ویسے سب کے لیے واجب صرف ایک کپڑا میں کفن دینا ہے جو پورے جسم کو ڈھانک لے، لیکن مرنے والا اگر حالت احرام میں تھا تو اسے پانی اور بیری سے غسل دیا جائے گا اور اسی چادر اور تہ بند میں یا ان کے علاوہ کپڑے میں کفنا یا جائے گا، البتہ اس کا سر اور چہرہ نہیں ڈھانکا جائے گا اور نہ ہی اسے خوشبو لگائی جائے گی، کیونکہ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ قیامت کے دن وہ شخص تلبیہ پکارتا ہو اٹھایا جائے گا۔ (1) اسی طرح حالت احرام میں مرنے والی عورت ہے تو دیگر عورتوں کی طرح اسے بھی کفنا یا جائے گا لیکن اسے خوشبو نہیں لگائی جائے گی، اور نہ ہی اس کے چہرہ کو نقاب سے اور ہاتھوں کو دستا نے سے ڈھانکا جائے گا، بلکہ

اس کے ہاتھوں اور چہرے کو اسی کپڑے سے ڈھانکا جائے گا، جس میں وہ کفناٹی گئی ہے۔

#### (6) نماز جنازہ:

میت کو غسل دینے، اس کی نماز پڑھانے اور اس کو دفن کرنے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا وصی ہے (وہ مرد جس کو مرنے والے نے وصیت کی ہو) اور پھر باپ، پھر دادا اور پھر درجہ بدرجہ میت کا قریب تین رشته دار حقدار ہے، اور اسی طرح عورت کو غسل دینے کی سب سے زیادہ حقدار اس کی وصیہ ہے (وہ عورت جس کو میت نے وصیت کی ہو) اور پھر ماں پھر دادی اور پھر عورتوں میں درجہ بدرجہ قریب ترین رشته دار عورت حقدار ہے۔

شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک کو حق ہے کہ ایک دوسرے کو غسل دے، چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا، اور اس لیے بھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔

#### (7) نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی:

(i) پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی اور اگر اس کے بعد کوئی

چھوٹی سورت یا ایک دو آیتیں پڑھ لیں تو بہتر ہے، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں ایک صحیح حدیث مردی ہے۔<sup>(1)</sup>

(ii) دوسری تکبیر کہہ کر درود پڑھے (تشہدوا لا)۔

(iii) تیسرا تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيْنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا  
وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنْشَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنْهَا فَاحْيِهْ عَلَى  
الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْهَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ -اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ  
وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزْلَةَ وَوَسِعْ مَدْخَلَهُ  
وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالشَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ  
الثَّوْبَ الْأَكْيَاضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ  
وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ  
وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ - وَافْسُحْ لَهُ فِي  
قَبْرِهِ وَنَوْرْ لَهُ فِيهِ -اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضْلِلْنَا بَعْدَهُ<sup>(2)</sup>

(1) سنن نسائي: 7/128، حدیث: 1999

(2) سنن أبي داود: 3/188، حدیث: 3203

سنن ابن ماجہ: 1/479، حدیث: 1498

اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں اور ہمارے حاضروں گائب اور ہمارے چھوٹوں، بڑوں اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے، اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرم اور اس کو آرام دے اور اس سے درگز رفرما اور اس کی باعزت مہمانی فرم اور اس کی قیام گاہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی، برف اور الوں سے دھو دے اور گناہوں اور غلطیوں سے پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بد لے اس سے بہتر گھر اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرم اور اس کو جنت میں داخل فرم اور عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچالے اور اس کے لیے اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کے لیے اس میں روشنی کر دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے پیچھے ہمیں گمراہ نہ کر۔

(iv) چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں جانب ایک سلام پھیرے۔ (۱)

(1) سنن دارقطنی: 5/77، حدیث: 1864 (علامہ البانی نے اسے تلخیص احکام الجنازہ: 56/1 میں 'حسن' کہا ہے)

نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنے کے متعلق عبد اللہ بن مسعود (بقیہ الگے صفحہ پر)

مستحب یہ ہے کہ ہر تکبیر کے وقت اپنے ہاتھ اٹھائے، اور اگر میت عورت کی ہو (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهَا) کہے اور اگر جنازے دو ہوں تو (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا) اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو بصیغہ جمع کہے۔ یعنی صرف مرد ہوں تو (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ) اور صرف عورتیں ہوں تو "لَهُمْ" کی بجائے "لَهُنَّ" کہے۔ اور اگر میت نابالغ کی ہو تو تیسری تکبیر میں دعاء مغفرت کے بجائے یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا لِوَالِدَيْهِ، وَشَفِيعًا وَهَجَابًا، أَللَّهُمَّ ثَقِلْ بِهِ مَوَازِينُهُمَا وَأَعْظِمْ بِهِ أُجُورَهُمَا وَأَلْحِقْهُ بِصَاحْبِ الْمُؤْمِنِينَ وَاجْعَلْهُ فِي كَفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ

(بچھے صفحہ کا یقین) سے مردی وہ حدیث جس میں ہے کہ "ثلاث خلال کان رسول اللہ ﷺ يفعلهن ترکهن الناس احداهن التسلیم على الجنازة مثل التسلیم في الصلاة" (سنن بیہقی: 4/43، حدیث: 6780) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین ایسی چیزیں ہیں جسے رسول اللہ ﷺ نماز کرتے تھے جسے لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے۔ اس میں سے ایک یہ ہے کہ جنازہ پر آپ ویسے ہی سلام کہتے تھے جیسے نماز میں (اور ظاہری بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دونوں طرف جنازے میں سلام پھیرنا جائز ہے اور اسی پر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اکثر اہل علم کا عمل رہا ہے۔

## عذاب الجحیم

اے اللہ! اس کو آگے جانے والا اور اپنے ماں باپ کے لیے ذخیرہ اور ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش قبول کی جا چکی ہو، اے اللہ! اس کی وجہ سے ان (والدین) کے اعمال کا پلہ وزنی کر دے اور ان کا اجر بڑھادے اور اس کو نیک اہل ایمان میں شامل فرمادے اور ابراہیم علیہ السلام کی صفائت میں دے دے اور اپنی مہربانی سے اس کو عذاب دوزخ سے بچالے۔

سنن یہ ہے کہ امام، مرد جنازہ کے سر کے برابر میں اور عورت کے جنازہ کے پیچے میں کھڑا ہو، اور اگر کئی جنازے جمع ہوں تو مرد کا جنازہ، امام سے متصل اور عورت کا جنازہ قبلہ کی جانب ہو، اور اگر ان کے ساتھ پچھے بھی ہوں تو بچہ کا جنازہ عورت سے پہلے اور پھر عورت کا اور پھر پچھی کا جنازہ رکھا جائے اور بچہ کا سر اور عورت کی کمر مرد کے جنازہ کے سر کے برابر میں ہو، اور اسی طرح پچھی کا سر عورت کے جنازہ کے سر کے برابر میں اور اس کی کمر مرد کے سر کے برابر میں ہوگی۔

تمام نمازی امام کے پیچھے ہوں گے بجز اس کے کہ کوئی ایک نمازی پیچھے جگہ نہ پائے تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔

(8) دفن کرنے کا طریقہ: دفن کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ آدمی کی کمر

تک قبر گھری کی جائے اور قبلہ کی طرف لحد بنائی جائے، میت کو لحد میں داہنے پہلو پر لٹایا جائے اور اس کے کفن کی گرہیں کھول کر چھوڑ دی جائیں، میت خواہ مرد ہو یا عورت اس کا چہرہ نہ کھولا جائے، بھر لحد کے اوپر سے اینٹیں رکھ کر مٹی سے لیپ کر دیا جائے تاکہ اینٹیں مضبوط پکڑ لیں اور میت تک مٹی نہ جانے دیں، اگر اینٹیں نہ مل سکیں تو ان کی جگہ پر تنخیا پتھر یا لکڑی وغیرہ سے لحد کا منہ بند کیا جائے اور اس کے بعد مٹی ڈالی جائے، اس موقع پر "بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَىٰ مَلَةِ رَسُولِ اللَّهِ" پڑھنا مستحب ہے۔<sup>(1)</sup> مٹی ڈالنے کے بعد قبر کو بالشت بھراونچا کر دیا جائے اور مل سکتے تو قبر کے اوپر کنکریاں رکھ دی جائیں اور پانی چھڑک دیا جائے۔

جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو چاہیے کہ دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہوں اور میت کے لیے دعا کریں، کیونکہ نبی ﷺ جب دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور صحابہ سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرو اور قبر میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔<sup>(2)</sup>

(1) سنن ابن ماجہ: 5/91، حدیث: 1617 (علامہ البانی نے صحیح ابن ماجہ: 1/209،

حدیث: 3223 میں اسے صحیح کہا ہے)۔ (2) سنن ابی داؤد: 3/209، حدیث: 3511 (علامہ

البانی نے اسے صحیح الترغیب والترہیب: 3/207، حدیث: 3511 میں صحیح کہا ہے)

(9) اگر کسی کو جنازہ کی نماز نہیں ملی تو اس کے لیے درست ہے کہ دفن کے بعد سے لے کر تقریباً ایک مہینے کے اندر اندر نماز جنازہ پڑھ لے، کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے۔<sup>(1)</sup> لیکن اگر میت کو دفن کیے ایک ماہ سے زیادہ ہو گیا ہو تو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ میت کو دفن کر دینے کے ایک مہینے کے بعد آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی ہو۔

#### (10) میت کے گھر کھانا:

میت کے گھر والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کو کھانا بنا کر کھلانیں، امام احمد نے اپنی منند میں حسن سند کے ساتھ مشہور صحابی جریر بن عبد اللہ بخاری رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ "میت کے گھر جمع ہونے اور دفن کے بعد کھانا بنانے کو ہم لوگ نوحہ شمار کرتے تھے۔"<sup>(2)</sup>

پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو چاہیے کہ وہ خود کھانا بنا کر میت کے گھر والوں تک پہنچائیں، جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ملک شام میں موت کی خبر جب نبی ﷺ کو ملی تو آپ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا

(1) سنن ترمذی: 4/279، حدیث: 1055 (علامہ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف سنن الترمذی: 1/116، حدیث: 46

(2) مندادہ: 15/113، حدیث: 7084

تھا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا بنائیں۔ (۱) البتہ میت کے گھر والوں کے یہاں ہدیہ کے طور پر جو کھانا آیا ہواں کھانے پر وہ اپنے پڑوسیوں وغیرہ کو بلا لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، ہمارے علم کے مطابق اس سلسلہ میں وقت کی شرعاً کوئی تحدید نہیں ہے۔

#### (11) سوگ منانا:

عورت کے لیے کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں، البتہ شوہر کے انتقال پر چار مہینے دس دن سوگ منانا واجب ہے، لیکن حاملہ ہونے کی صورت میں حمل سے فارغ ہونے تک سوگ منائے گی، جیسا کہ نبی ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

مرد کے لیے اعزہ واقربا وغیرہ میں سے کسی کے بھی انتقال پر سوگ منانا جائز نہیں۔

#### (12) قبروں کی زیارت:

مردوں کے لیے مسنون ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً قبروں کی زیارت کیا کریں، اس زیارت کا مقصد اہل قبر کے لیے دعا کرنا اور موت کو اور ما بعد الممات کو یاد کرنا ہو، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) سنن ابن ماجہ: 1/514، حدیث: 1610 (علامہ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ: 1/268، حدیث: 1306 میں صحیح قرار دیا ہے)

**زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ كُمُّ الْآخِرَةِ** (۱)

قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمصیں آخرت کی یادداشت ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کے لیے جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

**السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ**

(اے ان گھروں کے رہنے والے مونما و مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے پاس یقیناً پہنچنے والے ہیں، ہم اپنے لیے اور تمہارے سب کے لیے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں)

لیکن عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت جائز نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اور اس لیے بھی کہ عورتوں کے قبروں پر جانے میں فتنہ کا خطرہ اور ان سے بے صبری کے مظاہرہ کا اندیشہ ہے، اسی طرح عورتوں کے لیے قبرستان تک جنازہ کے پیچھے چلانا بھی جائز نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے۔ لیکن مسجد میں یا نماز کی جگہ پر جنازہ کی نماز پڑھنا مرد اور عورت سب کے لیے مسنون ہے۔

**الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ**

(1) سنن ابن ماجہ: 500/1، حدیث: 1569 (علامہ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ:

1/262، حدیث: 1275 میں صحیح قرار دیا ہے)

(2) سنن ابن ماجہ: 86/5، حدیث: 1614